رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ
لاہور پاکستان
سہ شنبہ

جلد ۲ | ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۲۷ ہش | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۷ ھ | ۳ فروری ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۲ ماہ تبلیغ:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ثم الحمد للہ۔

جناب قاضی رشید احمد صاحب ارشد یکم ماہ تبلیغ سے الفضل کے جنرل منیجر مقرر ہوئے ہیں۔

ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں خانہ جنگی شروع ہو گئی!

ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے خلاف اشتعال

نئی دہلی ۲ فروری:۔ گاندھی جی کے حادثہ قتل کے نتیجے میں ہندوستان کے کونے کونے سے فسادات کی خبریں موصول ہوتی ہیں۔ ابھی تک نئی دہلی۔ پونا کولہاپور۔ بمبئی۔ ناسک۔ سانگلی۔ بیلگام۔ خاندیش کا نپور۔ مدراس۔ بیزواڑا اور کلکتہ ان فسادات کی لپیٹ میں آ چکے ہیں۔ ان فسادات میں ہندو مہاسبھا اور راشٹریہ سیوک سنگھ کے اداروں اور لیڈروں کے مکانات کو حملے کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ خشت باری لوٹ مار اور آگ لگانے کے واقعات کثرت سے ہوئے ہیں۔ پولیس کو متعدد جگہ گولی چلانی پڑی جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کا سالانہ جلسہ گاندھی جی کی موت کی وجہ سے ملتوی ہو گیا ہے۔ اب ۱۰ مارچ کو منعقد ہوگا۔

گاندھی جی کے واقعہ قتل کی فلمی تصویر

سیوک سنگھ کے دفتر میں پہلے سے موجود تھی

کلکتہ ۲ فروری:۔ کل سہ پہر یہاں پولیس نے راشٹریہ سیوک سنگھ کے دفتر کی تلاشی لی اور بہت سے کاغذات اور چھوٹی چھوٹی کتابوں پر قبضہ کیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ان کاغذات میں گاندھی جی ایک تصویر بھی ملی ہے جو پنسل سے بنی ہوئی ہے۔ اس تصویر میں گاندھی جی کے سینے پر ایک زخم کا نشان دکھایا گیا ہے۔ نیز ایک اور شخص کا خاکہ بھی بنا ہوا ہے۔ جس میں ایک پستول اور پستول کا رخ اس زخم کی طرف ہے۔ جو گاندھی جی کے سینے پر بنا ہوا ہے۔ نیز بعض پمفلٹ بھی ملے ہیں جن میں گاندھی جی پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار پٹیل کے خلاف سخت ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ پولیس نے ایک مرہٹے اور دو پنجابیوں کو زیر حراست لے لیا ہے۔ (ا۔ پ)

صوبہ بہار کے مہاسبھائی لیڈر سبھا کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے

گاندھی جی کی موت کا رد عمل

پٹنہ ۲ فروری:۔ یہ معلوم کر کے کہ گاندھی جی کو قتل کرنے والا ہندو مہاسبھا کا سرگرم کارکن ہے۔ بہار پراونشل ہندو مہاسبھا کے صدر رنگا نند سنگھ جو آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی مجلس عاملہ کے بھی رکن ہیں۔ ہندو مہاسبھا کی رکنیت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔ نیز انہوں نے اس جماعت سے علیحدگی کا اعلان کر دیا ہے۔ (ا۔ پ)

سورت کی ہندو مہاسبھا توڑ دی گئی

سورت ۲ فروری:۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ گاندھی جی کے قتل کی ذمہ داری ہندو مہاسبھا پر عائد کی جا رہی ہے یہاں کی مقامی سبھا کو توڑ دیا گیا ہے۔ سورت مہاسبھا کے سیکرٹری جھنڈر دیوان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں نے آل انڈیا ہندو مہاسبھا کی ورکنگ کمیٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ نیز ہندو مہاسبھا کو مطلع کر دیا ہے کہ یہاں کی مقامی سبھا توڑ دی گئی ہے۔ (ا۔ پ)

ناگپور میں فسادات

ناگپور ۲ فروری:۔ آج سارے ناگپور میں ۱۶ گھنٹے کا کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا۔ کیونکہ شہر کے بہت سے مقامات پر فتنہ پرداز گروہوں نے نازیبا حرکات کیں۔ انہوں نے آج ایک سکول کی عمارت کو نذر آتش کر دینے کی کوشش کی۔ مگر بغیر کسی نقصان کے آگ پر قابو پا لیا گیا۔

مدراس میں مسلمان قیدی رہا کر دیئے جائیں گے

صوبائی حکومت کا اہم فیصلہ

مدراس ۲ فروری:۔ حکومت مدراس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ گاندھی جی کے ساتھ اظہار عقیدت کے طور پر ان تمام مسلمان قیدیوں کو رہا کر دے گی جنہیں حیدر آباد کی سرحدات کے قریب حالیہ حملوں کے سلسلے میں گرفتار کیا گیا تھا۔ وزیر اطلاعات نے اخباری نمائندوں پر اس فیصلے کا انکشاف کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حکومت یہ اقدام اسلئے کر رہی ہے۔ تاسرحدی علاقوں میں بسنے والے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان باہمی کشیدگی اور تلخی دور ہو جائے۔ اس وقت کے زیر حراست مسلمانوں کی تعداد پچاس کے قریب بتائی جاتی ہے۔ (ا۔ پ)

گاندھی جی کے قتل میں ہندو مہاسبھا کا ہاتھ نہیں!

صدر ہندو مہاسبھا کا اعلان

بمبئی ۲ فروری:۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے پریذیڈنٹ ایل۔ بی۔ بھوپٹکر نے آج ایک بیان میں گاندھی جی کے واقعہ قتل کی مذمت کرتے ہوئے کہا۔ ایک فرد واحد کے بزدلانہ فعل کی وجہ سے ہندو مہاسبھا اور اس کے ممبران کے ساتھ بہت ناروا سلوک کیا جا رہا ہے۔ جب تک ان کا جرم پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ جاتا۔ اس وقت تک ان کو مطعون و ملعون گرداننا صریحاً انصاف کے خلاف ہے۔ اگر ان کے خلاف کوئی قدم اٹھایا گیا۔ تو یہ معصوم بے گناہ لوگوں کو سزا دینے کے مترادف ٹھہرے گا۔ اور قانون کے اصل مقصد کو فوت کرنے کا موجب ہوگا۔ (ا۔ پ)

ہندوستان میں خانہ جنگی چھڑ جانے کے امکانات

سر محمد ظفر اللہ خان کی ہندوستانی لیڈروں سے اپیل

شکاگو ۲ فروری:۔ گاندھی جی کے حادثہ قتل کے نتیجہ میں ہندوستان کے اندر خانہ جنگی کے چھڑ جانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے کل یہاں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ دولت پاکستان نے ایک تقریر کے دوران میں ہندوستانی لیڈروں سے اپیل کی کہ وہ اس کو جلد سے جلد ختم کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں۔ آپ شکاگو یونیورسٹی راؤنڈ ٹیبل براڈکاسٹ کے موقعہ پر تقریر فرما رہے تھے تقریر کے دوران میں آپ نے ہندوستان کی جنگ آزادی میں گاندھی جی کے انہماک اور مثالی خدمات کی تعریف کی۔ نیز ہندوستانیوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے کے سلسلے میں جو نمایاں کام انہوں نے انجام دیا (باقی دیکھئے صفحہ ۸ پر)

وزیر دفاع سیالکوٹ میں

سیالکوٹ ۲ فروری:۔ آج سیالکوٹ چھاؤنی میں وزیر دفاع پاکستان مسٹر لیاقت علی نے ۱۰۳ انفنٹری بریگیڈ کی پریڈ ملاحظہ فرمائی۔ اور انہیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ پاکستان کی فوج کے فرائض میں مظلوم کی حمایت میں آواز بلند کرنا اور ظالم کی مخالفت کرنا ہے۔ آپ نے پناہ گزینوں کی دردناک حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ہمارے اکثر بھائی اس وقت ایسے مصائب و آلام میں مبتلا ہیں۔ کہ مجھ میں بیان کرنے کی تاب و طاقت نہیں۔ آپ کو دل کھول کر انہیں مالی امداد دینی چاہیئے۔ چنانچہ آپ کی اپیل کے چند منٹ بعد ہی ۶۵ ہزار روپے کی تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ چنانچہ آپ نے اس گرانبہا رقم کو لیتے ہوئے نہایت مسرت اور خوشی کا اظہار کیا۔ (ا۔ پ)

ایڈیٹر: شمس الدین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کروا کر نمبر ۹ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ہندوستان کیلئے انتالیس ہزار ٹن چاول

کراچی ۲ر فروری۔ بین الاقوامی ہنگامی خوراک کونسل نے اکیس کمی والے ممالک کو چاول مہیا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان ممالک میں ہندوستان بھی شامل ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۸ء کے پہلے چھ مہینوں میں ہندوستان کو انتالیس ہزار ٹن چاول مہیا کیا جائیگا۔ بین الاقوامی خوراک کونسل کی سفارشات کے مطابق برطانیہ اور برازیل کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رُو سے برازیل پچھتر ہزار چار سو ٹن چاول مشرق بعید کے کمی والے علاقوں کو فوری طور پر روانہ کرے گا یہ سب چاول ۱۹۴۸ء کے کوٹے میں سے مہیا کیا جائیگا اور اس میں ہندوستان کا حصہ پچاس ہزار چار سو ٹن ہوگا باقی ۲۵ ہزار ٹن انگلستان نے تقسیم کرنے کیلئے خرید لیا ہے (اپ)

سردار پٹیل کی عوام سے اپیل

نئی دھلی یکم فروری۔ سردار پٹیل نے آج رات عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ سکون اور امن سے کام لیا جائے۔ آپ نے پبلک کو یقین دلایا۔ کہ حکومت اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ اور ضرور ان لوگوں کو سزا دے گی جن کا تعلق گاندھی جی کے قتل سے ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ حکومت اس ضمن میں سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرے گی۔ سردار پٹیل نے کہا۔ "مجھے یہ دیکھ کر بڑا رنج ہوا ہے۔ کہ بعض مقامات پر خاص کر بمبئی اور ریاست گوالیار میں عوام کے بعض گمراہ افراد نے ہندو مہا سبھا اور راشٹریہ سیوک سنگ کے ممبروں کے خلاف غنڈہ پن کا مظاہرہ کیا ہے۔ دہلی میں بھی کچھ شورش بپا کی گئی ہے۔ اگر ہم غصہ اور انتقام کے جذبات کو آزادی دینگے۔ تو ہم گاندھی جی کی تعلیم اور اس کی امانت کے نااہل قرار دئے جائینگے۔ جو آپ نے ہم کو سپرد کی ہے۔ پبلک کو چاہئیے۔ کہ وہ حکومت پر چھوڑ دے۔ اور اپنے ہاتھ میں قانون کو نہ لے غصہ میں آکر آپے سے باہر نہیں ہو جانا چاہئیے۔ بلکہ عقل سے کام لینا چاہیئے۔ ایسے وقت میں بدامنی نہایت بیجا ہے اور یہ بات ہمارے اس عظیم لیڈر کی عمر بھر کی تعلیم کے خلاف ہے۔ جس کا آج ہم ماتم کر رہے ہیں۔ سب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے کام میں لگ جائیں۔ اور قانون کو اپنا راستہ اختیار کرنے دیں۔ (اے۔ پ)

دنیا بھر میں خوراک کی پیداوار کا جائزہ

لیک سکسیس ۲ر فروری۔ آج یہاں جمعیت اقوام کی اقتصادی اور سوشل کونسل کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ دنیا میں ۱۹۴۷ء کی خوراک کی پیداوار جنگ سے قبل کے زمانے کی نسبت ۷ فیصدی کم رہی ہے۔ اور اس کے برخلاف آبادی میں ۲۰ کروڑ کے قریب زیادتی ہوئی ہے جو علاقے جنگ سے پہلے خوراک کے اعتبار سے کمی والے علاقے گنے جاتے ہیں۔ ان میں ہی جنگ کے بعد سے پیداوار گر گئی ہے۔ اور جو علاقے پہلے بھی پیداوار میں آگے تھے۔ ان میں پیداوار کی رفتار اور تیز ہو گئی ہے۔ لیکن ساتھ ہی ان کی اپنی آبادی میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے کمی والے علاقوں میں مانگ بڑھ گئی ہے لیکن زیادتی والے علاقوں میں اس نسبت سے بچت میں اضافہ نہیں ہوا ہے (رائٹر)

گاندھی جی کی موت پر نائب امام مسجد لنڈن کا اظہار افسوس

لنڈن ۲ر فروری۔ لنڈن کی مسجد کے نائب امام چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے گاندھی جی کے واقعہ قتل پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ کہ گاندھی جی کی موت سے ہندوستان کو بڑا نقصان پہنچا ہے۔ پاکستان بھی اس نقصان میں شریک ہے۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے۔ کہ جس شخص نے اپنی تمام عمر آزادی کے کاز کے لئے صرف کر دی۔ اُسے اپنے خیالات کو مکمل طور پر عملی جامہ پہنانے کے لئے موقع نہیں مل سکا۔ ان کی موت پر دنیا بھر کے امن پسند لوگ اظہار افسوس کر رہے ہیں۔ حال ہی میں اُن کے برت سے یہ واضح ہو گیا تھا۔ کہ انہیں عوام پر کتنا رسوخ حاصل تھا۔ ایک شخص کی شرمناک حرکت نے ہندوستان کا وقار گرا دیا ہے (اسٹار)

دیش پانڈے ایک ماہ تک زیر حراست رہینگے

نئی دہلی ۲ر فروری۔ آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے سیکرٹری مسٹر وی۔ جی دیش پانڈے کو جو کل گرفتار ہوئے تھے۔ پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے ماتحت حراست میں لیا گیا ہے۔ یاد رہے یہ ایکٹ دہلی میں نافذ کر دیا گیا تھا۔ آپ ایک ماہ تک زیر حراست ہی رہیں گے (اے۔ پ)

جامعہ احمدیہ کیطرف سے گاندھی جی کی موت پر اظہار افسوس

چنیوٹ ۲ر فروری۔ گاندھی جی پر ایک ہندو کے قاتلانہ حملہ اور گاندھی جی کے مظلومانہ قتل پر اظہار افسوس کیلئے مورخہ ۳۱ جنوری کو بعد نماز ظہر جامعہ احمدیہ و مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ و طلبہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پرنسپل صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ گاندھی جی پر یہ حملہ جس جذبہ کے ماتحت ہوا ہے۔ اس کی وجہ سے ان کا اس ناگہانی موت پر مسلمانوں کو بھی شدید افسوس ہے۔ اسلئے حکومت پاکستان نے آج افسوس کے طور پر تمام اداروں میں تعطیل کر دی ہے۔ گاندھی جی بلاشبہ اپنی قوم کے ہمدرد تھے۔ مگر انہوں نے گذشتہ دنوں میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے کئی مفید کام کئے ہیں۔ گاندھی جی پر یہ سفاکانہ حملہ اس ناپاک ذہنیت کا مظاہرہ ہے جو ہندوؤں کے مخصوص طبقہ میں مسلمانوں کے خلاف پائی جاتی ہے۔ حکومت ہندوستان کا فرض ہے۔ کہ جمہوری اصولوں کے مطابق حکومت کے نظام میں ہندی مسلمانوں کو پورے پورے حقوق دے۔ اس طرح مُلک میں امن قائم رہ سکتا ہے اس تقریر کے بعد ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس میں گاندھی جی کے اس ناگہانی قتل پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور حملہ آور ہندو کے فعل کی شدید مذمت کی گئی۔

یہ ریزولیوشن بذریعہ تار پنڈت نہرو وزیر اعظم ہندوستان کو بھیجا گیا۔ (نامہ نگار)

دہلی میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے خلاف مظاہرے

نئی دہلی یکم فروری۔ آج صبح کشن گنج میں دھلی کلاتھ مل کے ورکروں نے راشٹریہ سیوک سنگ کے کارکنان کے مکانات کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ سنگ کو شاکھا بند کرنے کو کہا گیا۔ مگر ان کے انکار کرنے پر ہجوم مشتعل ہو گیا۔ شام کو نئی دہلی سے فرقہ پسندی کے خلاف ایک بڑا بھاری جلوس نکالا گیا۔ اس جلوس میں کئی ہزار لوگ شریک ہوئے نئی دھلی کی سڑکوں سے ہوتا ہوا۔ یہ جلوس پرانی دھلی پہنچا۔ گھنٹہ گھر کے پاس کچھ مظاہرین نئی سڑک کی طرف روانہ ہو لئے اور اُنہوں نے روزانہ ہندی اخبار "آج" کے دفتر پر دھاوا بول دیا۔

سیتا رام بازار میں مظاہرین اور سنگ کے کارکنوں میں تصادم ہوا۔ مظاہرین نے سنگ کے سنچالک مسٹر ہرلش چندر کے مکان پر بھی دھاوا بول دیا۔ مکان کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ دئے گئے۔ اور اسے آگ لگانے کی کوشش بھی کی گئی۔ مگر پولیس و فوج نے بروقت پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔

کناٹ سرکس میں مظاہرین کے ہجوم نے روزانہ اردو اخبار کی کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالے۔ اس کے بعد ہجوم سنگ کے مقامی لیڈر مسٹر منہراج گپتا کے مکان کی طرف چلا۔ مکان کے سامنے پہنچ کر ہجوم "ڈو آر ڈائی" (اُٹھ کھڑے ہو۔ یعنی میدان عمل میں نکلو یا مرجاؤ) کے نعرے لگانے لگا۔ فوج و پولیس نے موقع پر پہنچ کر مظاہرین کو منتشر ہو جانے کو کہا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ بالآخر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اور مس مردولا سارابھائی کے کہنے پر ہجوم منتشر ہو گیا۔

مسٹر منہراج گپتا کے مکان کو آگ لگانے کی کوشش بھی کی گئی۔ کھڑکیوں کے شیشے توڑ ڈالے گئے۔ اور مکان کے دروازوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔

تھوڑی دیر بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر رندھاوا موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور حالات پر قابو پا لیا گیا۔ (اسٹار)

آل انڈیا پاکستان مسلم لیگ کا اجلاس

لاہور ۲ر فروری۔ آل انڈیا پاکستان مسلم لیگ کا اجلاس عام ۲۰ر فروری کو کراچی میں منعقد ہوگا تاکہ کارکنوں کا انتخاب اور آئندہ کے لئے پروگرام مرتب کیا جائے۔ اپ

حکومت ہندوستان اپنی جنرل پالیسی کے متعلق عنقریب بیان جاری کریگی

نئی دھلی۔ اخبار سٹیٹسمین کا بیان ہے۔ کہ یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان عنقریب ایک بیان جاری کرے گی۔ جس میں وہ حکومت ہندوستان کی جنرل پالیسی کی توضیح کرنے کا ارادہ رکھتی ہے گاندھی جی کے قتل کے واقعہ کے بعد موجودہ حالات میں اس قسم کا اعلان ناگزیر ہو گیا ہے۔

ملتان ڈویژن شہری حلقہ کا ضمنی انتخاب

ملتان ۲ر فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ملتان ڈویژن کے شہری حلقہ کا ضمنی انتخاب گیارہ فروری کو ہوگا۔ [illegible] انتخاب کے تین امیدوار ہیں۔ اوّل سردار شوکت حیات خاں وزیر مالیات مغربی پنجاب دوم چوہدری برکت علی لائل پوری سوم خان نیاز محمد خاں منٹگمری والے۔ آخری دو اصحاب لیگی اور مغربی پنجاب موٹر یونین کے نمائندے ہیں۔ (اے۔پی۔آئی)

گاندھی جی زندہ ہیں

کنٹربری ۲ر فروری۔ ڈین آف کنٹربری ڈاکٹر ہیولٹ جانسن جو گاندھی جی کے گہرے دوستوں میں سے ہیں نے کل رات کنٹربری ۴کے گرجا میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ تاریخ ثابت کر دے گی۔ کہ گاندھی جی بنی نوع انسان کے بہترین دوستوں میں سے ایک تھے۔ وہ مرے نہیں زندہ ہیں۔ خدا کے بچے کبھی مرا نہیں کرتے۔ (رائٹر)

بلوچستان کی لیبر فیڈریشن کی کانفرنس

کوئٹہ ۲ فروری۔ بلوچستان لیبر فیڈریشن صوبائی مسلم لیگ کی سرپرستی میں فروری کے پہلے ہفتہ میں سیبی میں لیبر کانفرنس منعقد کرے گی۔ خیال ہے۔ کہ مسٹر جے۔ این منڈل لیبر منسٹر حکومت پاکستان صدارت فرمائینگے۔ اس کانفرنس میں جو بلوچستان میں پہلی کانفرنس ہے لیبر فیڈریشن کی تنظیم و تجویز کے متعلق غور و خوض کرے گی۔ تاکہ کوئٹہ اور رگند ھک کی کانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی حالت کو بہتر بنانے کے ذرائع سوچے جائیں۔ یاد ہوگا۔ کہ پچھلے دنوں بلوچستان مسلم لیگ کی درخواست پر لیبر وزارت کے ایک افسر نے سہندو باغ کی کانوں کا معائنہ کیا تھا۔ اور ایک مفصل رپورٹ کی تھی۔ پاکستان کی مختلف مجالس مزدوروں کی شمولیت کی امید کی جاتی ہے۔ میاں افتخار الدین صاحب کو بھی شمولیت کے لئے دعوت بھیجی گئی ہے۔ (اے۔ پی۔ آئی)

روزنامہ الفضل لاہور ۳ فروری ۱۹۴۸ء

گاندھی جی کی یادگار

سول ملٹری گزٹ کے مقالہ افتتاحیہ "مہاتما" کے آخر میں کہا گیا ہے۔

"گاندھی جی چل بسے۔ ہندوستان اور پاکستان کے کروڑوں باشندوں کے لئے یہ حقیقت کیا معنے رکھتی ہے؟ اس سوال کا جواب اب نہیں دیا جا سکتا لیکن اس کے کیا معنے ہونے چاہئیں صاف ہیں۔ آپ کی ایک ہی یادگار جو خود آپ کی نگاہ میں وقیع ہو سکتی ہے قائم کرنے کے لئے ٹھٹھرتی ہوئی بےکسی اور مایوسی کی جگہ عزم بالجزم کو لینی چاہیئے اور وہ ہے ہندوستان کی مختلف قوموں اور فرقوں میں یک جہتی اور اتحاد پیدا کرنے کا عزم جس کے لئے آپ نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ اور بہترین کوشش صرف کر دی۔ یہ مقصد خود لوگوں کی اپنی بالارادہ سعی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے، کیونکہ گاندھی جی کی بجائے اب ان کی راہ نمائی کرنے والی کوئی ہستی باقی نہیں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے جب تک کامیاب کوشش نہ کی جائیگی سمجھنا چاہیئے۔ کہ گاندھی جی کی زندگی رائیگاں گئی۔

یہ ایک بہت بڑی بات ہے جو کہی گئی ہے۔ سب سے بڑی تعظیم جو ہندوستان کے لوگ گاندھی جی کو پیش کر سکتے ہیں۔ وہ یہ نہیں ہے کہ آپ کی لاش کو جلانے کے لئے صندل کی لکڑی استعمال کی جائے۔ یہ تو ایک مذہبی رسم تھی جو ادا کر دی گئی۔ کئی راجے اور دولت مند لوگ اس سے بڑھ کر بھی مذہبی رسومات پر خرچ کر چکے ہیں اور کرتے ہیں۔ لیکن کسی بڑے مفکر اور حقیقی ہر دلعزیز شخص کی تعظیم و تکریم کے لئے یہ مذہبی رسومات خواہ کتنی شاندار کیوں نہ ہوں کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔ ایسی ہستیوں کی سب سے بڑی یادگار یہی ہوتی ہے۔ کہ وہ باتیں وہ خیالات جو اس کے ذہن سے اٹھتے تھے۔ اور جنکو وہ پھیلانے کے لئے اپنی زندگی خرچ کر دیتا ہے۔ ان خیالات کو آپ کے ماننے والے اپنالیں۔ اور جو کام اس نے شروع کیا ہو۔ اس کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

گاندھی جی کو اکثر یہ شکایت رہی ہے۔ کہ آپ اپنے حقیقی پیروؤں کی کوئی جماعت پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس کی وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جس سطح پر وہ ہندوستانیوں کو لانا چاہتے تھے۔ اور جو کیرکٹر وہ ان میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ گو زبانی طور پر ان کا شاگرد ہونے کا دعوے بہت لوگوں کو ہوگا لیکن عملاً بہت کم لوگ ان کی تعلیم سے متاثر ہوئے۔ یہ مبالغہ نہیں ہو گا اگر کہا جائے کہ شائد ایک بھی وہ ایسا شاگرد نہیں پیدا کر سکے۔ جو عملی طور پر آپ کا پورا پیرو کہا جا سکے۔ آپ اپنے راستہ پر بطور تنہا مسافر کے سفر کرتے رہے۔ اور گو باوجود اس ناکامی کے آپ نے لوگوں کے دلوں میں اپنی تعظیم و تکریم کا جذبہ پیدا کر دیا۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ آج دنیا میں آپکی دردناک موت پر اس وسعت کے ساتھ ماتم کیا گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کی سب سے زیادہ تعظیم کرنے والے بھی آپ کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے قاصر رہے۔ اس بات کو مسٹر پٹیل نے صاف صاف لفظوں میں بیان کر دیا ہے۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ کہ "ہم نے زندگی میں آپ کی بات نہیں مانی اور ڈر ہے کہ شائد آپ کی وفات کے بعد بھی نہ مانیں؟" اگرچہ یہ بات نہایت افسوسناک ہے لیکن سچائی سے خالی نہیں۔ ہم ان وجوہات کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتے۔ جن وجوہات سے آپکو اس امر میں ناکامی ہوئی۔ اور کیوں ان لوگوں نے بھی جو ان کی تعظیم پوجا کی حد تک کرتے تھے۔ آپکے اصولوں کو اپنانے میں کوتاہی دکھائی اس وقت جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ کیا واقعی سردار پٹیل کے خیال کے مطابق آپکی وفات کے بعد بھی آپ کی تعلیم کوئی اثر پیدا نہیں کر سکے گی؟ اگر ایسا ہوا تو واقعی بقول سول ملٹری گزٹ آپ کی زندگی بالکل رائیگاں جائیگی۔

لیکن ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہیئے ہمیں یقین ہے کہ وہ لوگ جو آپ کے اصولوں کے خلاف تھے، اور جنہوں نے آپ کی تعلیم کی مخالفت میں لوگوں کے جذبات کو اس حد تک برانگیختہ کر دیا تھا۔ کہ ان کا خطرناک نتیجہ آج ان کے سامنے آگیا ہے۔ اور وہ ضرور ہوشیار ہو جائینگے اور ان کی ذہنیتوں میں ضرور یہ ردعمل ہوگا۔ کہ گاندھی جی کی پوری تعلیم پر عمل کرنا ان کے لئے ممکن نہیں

مہاتما گاندھی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کیطرف سے تعزیت کا تار

گاندھی جی کی وفات پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے مندرجہ ذیل تار پنڈت جواہر لال صاحب نہرو وزیر اعظم انڈین یونین نئی دہلی کے نام بھجوایا گیا ہے:-

"اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے میں آپ کو اور آپ کی حکومت کو اس بھاری نقصان پر جو گاندھی جی کی افسوسناک وفات سے ہندوستان کو پہنچا ہے دلی ہمدردی کا پیغام بھیجتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ خدا تعالےٰ آپ کو اور آپ کے رفقاء کار کو اس بھاری صدمہ اور اس کے نتائج کے کامیابی کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہمارے ملک کو ہر قسم کے خطرات اور حادثات سے محفوظ رکھے۔ اور اس برعظیم کے دونوں حصوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لا کر تاریکی کے میدان میں ٹھوکریں کھاتی ہوئی دنیا کے لئے شمعِ ہدایت مہیا فرمائے۔ خدا جانتا ہے کہ باوجود اس کے کہ ہمیں ہمارے مقدس مرکز سے زبردستی نکالا گیا ہے۔ ہم آپ کے اور آپ کی حکومت کے خیرخواہ ہیں۔ اور اس ملک کے ہر حصہ کی ترقی کے متمنی ہیں خواہ وہ ہندوستان کہلاتا ہے یا پاکستان"

حضرت امیر المومنین امام جماعت احمدیہ کا یہ پیغامِ تعزیت ان دلی جذبات کا آئینہ دار ہے۔ جو اس وقت گاندھی جی کی وفات حسرت آیات کے نتیجہ میں ہر احمدی کے دل میں پیدا ہو رہے ہیں۔ گاندھی جی اس زمانہ کی ایک بڑی شخصیت تھے۔ اور خواہ کسی انسان کو ان کے بعض خیالات اور طریق کار سے کتنا ہی اختلاف ہو اس میں ہرگز کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے ان کی طویل اور مخلصانہ جدوجہد جو ہر قدم پر شاندار قربانی کا رنگ رکھتی تھی۔ اور ان کی ذاتی جاذبیت جس سے ان کی شخصیت کو ایک غیر معمولی امتیاز حاصل ہو گیا تھا تاریخ عالم میں انکی یاد کو تادیر زندہ رکھنے کے لئے کافی ہے۔

گاندھی جی نسلاً اور عقیدۃً ہندو تھے۔ اور ہم انہیں اسلام کے پیشکردہ ترازو سے نہیں تول سکتے۔ بلکہ بہرحال ان کے کام کا اندازہ بطور ایک ہندو لیڈر کے ہی کرنا ہوگا۔ اور اسمیں شبہ نہیں کہ اس معیار کے مطابق وہ ایک بہت بڑی شخصیت کے مالک تھے۔ اور اس میدان میں انکی قدر و منزلت دل سے قبول کرنی پڑتی ہے۔ اپنے خیال کے مطابق انہوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب تر لانے کی جو مسلسل کوشش کی۔ اور جس رنگ میں آخری دم تک اس کوشش کو جاری رکھا۔ بلکہ تیز تر کر دیا وہ یقیناً بہت قابل تعریف ہے۔

لیکن یہ ایک عجیب کرشمۂ قدرت ہے، کہ اہمسا کا یہ اسی سالہ پجاری آخر کار ایک اندھے تشدد کا شکار ہو کر رخصت ہوا۔ اس بات کا پتہ لگانا حکومت انڈین یونین کا کام ہے۔ کہ گاندھی جی کے سفاکانہ قتل کے پیچھے کسی سازش کا ہاتھ تھا یا نہیں اور اگر تھا تو کس کا۔ مگر اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض ہندو لیڈروں کی مہاسبھائی ذہنیت اس فرقہ وارانہ زہر کی ذمہ داری سے بچ نہیں سکتی۔ جو آجکل بہت سے ہندو نوجوانوں کے دل و دماغ کو ماؤف کئے ہوئے ہے۔

بہرحال ہمیں اس بھاری صدمہ میں گاندھی جی کے خاندان اور ان کی قوم کے ساتھ دلی ہمدردی ہے۔ مگر غالباً ان کی وفات کا تلخ ترین پہلو یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں وہ سب سے بڑی کڑی ٹوٹ گئی ہے جو ان پرآشوب ایام میں ہندو مسلم اعتماد کا ذریعہ بن سکتی تھی۔ اس بات کا اندازہ صرف آئندہ واقعات سے ہو سکے گا۔ کہ گاندھی جی کی المناک وفات ہندو قوم اور انڈین یونین پر کیا اثر پیدا کرتی ہے۔ خدا کرے کہ اگر گاندھی جی کی زندگی ہندو ذہنیت میں بین الاقوام انصاف اور رواداری کا بلند معیار پیدا نہیں کر سکی۔ تو کم از کم ان کی موت ہی اس اصلاح کا رستہ کھول دے۔

خاکسار:- مرزا بشیر احمد آف قادیان حال رتن باغ لاہور ۳۱/۱/۴۸

لیکن ان کی اس قربانی سے یہ سبق ضرور سیکھنا چاہیئے۔ کہ اس وقت صلح و آشتی کا راستہ دشمنی اور عناد کے راستہ سے بہترین راستہ ہے۔ اگر اس دردناک قتل سے صرف ایسی ذہنیتوں میں اتنی سی تبدیلی بھی پیدا ہو جائے۔ تو یقیناً گاندھی جی کی زندگی رائیگاں نہیں جائے گی۔ اور یہ سب سے عظیم الشان یادگار ہوگی۔ جو کسی انسان کی قائم کی جا سکتی ہے۔

دنیا میں اکثر ایسے لوگ ہوئے ہیں۔ کہ جن کے جیتے جی ان کی بات کو کسی نے نہیں مانا۔ لیکن ان کی وفات کے بعد ان کی باتیں سن گئیں۔ اور ان پر عمل کیا گیا۔ گاندھی جی کی طرز موت خود ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس سے امید کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ عنصر جو آپ کی صلح کن تعلیم کی ضد میں تشدد کا حامی ہو گیا ہے۔ اپنی بے راہ روی سے باز آ جائیگا۔ اور وہ لائحہ عمل اختیار کرے گا۔ جو گاندھی جی کی شان کے شایان اور ہندوستان کی عزت افزائی کا باعث ہو اور ہندوستان کے ماتھے سے وہ کلنک کا ٹیکہ مٹانے کی کوشش کریگا۔ جو گاندھی جی جیسی ہستی کے قتل جیسے قبیح و شنیع فعل کے ارتکاب کی وجہ سے اس پر لگ گیا ہے۔

کیا؟

آپ نے اپنا وعدہ اپنی جماعت میں لکھوا دیا۔ اگر نہیں تو اب فوراً لکھوا دیں۔ اگر آپ براہ راست وعدہ دیتے ہیں۔ تو کیا آپ اپنا وعدہ ارسال کر چکے؟ اگر نہیں تو اب یہ نوٹ پڑھ کر فوراً اپنا وعدہ حضور کے پیش فرمائیں اس لئے کہ دفتر اول کے چودھویں سال اور دفتر دوم کے سال چہارم کے وعدوں کا آخری وقت ۷ فروری ہے ۷ فروری تک آنے والے وعدے وقت کے اندر سمجھے جائیں گے۔ پس آپ فوری توجہ فرمائیں۔ وکیل المال تحریک جدید

امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی توجہ کے لئے نہایت ضروری اعلان

حفاظت مرکز کے لئے بیرونی جماعتوں کے خدام جن کی عمر بیس اور پچاس سال کے درمیان ہے پانچ فیصدی کی تعداد کے لحاظ سے ۲۸ فروری تک دفتر ناظم حفاظت مرکز جودھامل بلڈنگ لاہور میں پہنچ جائیں۔ بیرونی جماعتوں کو بذریعہ قرعہ اندازی ایسا انتظام کرنا چاہیئے۔ کہ ہر دو ماہ کے بعد یعنی ۲۸ اپریل ۲۸ جون ۲۸ اگست علیٰ ہذا القیاس ہر مرتبہ جبکہ ان کا پچھلا ریخ خدمت سے فارغ ہو رہا ہو۔ مندرجہ بالا طریق کے مطابق نئے خدام ان کی جگہ لینے کے لئے پہنچ جائیں۔ جن جماعتوں کی تعداد خدام کم ہو۔ وہ اگر قریب کی دوسری جماعتوں کو شامل کر لیں۔ اور پانچ فی صدی کے حساب سے باری باری خدام بھجواتی رہیں۔ تو یہ تواتر قائم رہے گا۔

(لیفٹیننٹ چودھری) عبد اللہ خان ناظم حفاظت مرکز جودھامل بلڈنگ لاہور

اے ابناءِ فارس!

اسلامی طریق لباس سے کیا مراد ہے؟

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے آف قادیان حال رتن باغ لاہور

(۱)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بعض تازہ خطبات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے نوجوانوں کو خصوصاً اور جماعت کے دوسرے نوجوانوں کو عموماً اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ انہیں دنیاداری کے طریق کو ترک کر کے اپنے کاموں میں للّٰہیت اور خدمت دین کا رنگ پیدا کرنا چاہیئے۔ اس تعلق میں حضور نے ضمنی طور پر لباس کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ کہ جماعت کے نوجوانوں کو چاہیئے کہ اپنے لباس میں سادگی اختیار کریں۔ اور اسلامی طریق زندگی کے کاربند ہوں۔ اس پر بعض اصحاب نے یہ سوال اٹھایا ہے۔ کہ لباس کے معاملہ میں اسلامی طریق کیا ہے یعنی کس قسم کے لباس کو اسلامی لباس سمجھا جائے اور کس قسم کے لباس کو اسلامی لباس نہ سمجھا جائے چونکہ ممکن ہے کہ یہی سوال بعض دوسرے نوجوانوں کے دلوں میں بھی پیدا ہوتا ہو۔ اس لئے میں اخبار کے ذریعہ مختصر طور پر اس سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ سوال کرنے والے نوجوانوں کے علاوہ دوسرے لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ وَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ۔

سب سے پہلی بات تو یہ ہے جو اس قسم کے تمام مسائل میں گویا ایک بنیادی اصول کا رنگ رکھتی ہے۔ کہ اسلام کسی خاص قوم یا خاص ملک یا خاص زمانہ کے لئے نہیں آیا۔ بلکہ دنیا کی ساری قوموں اور سارے ملکوں اور سارے زمانوں کے لئے آیا ہے۔ اس لئے اس قسم کے فروعی اور تمدنی امور میں اسلام کی طرف سے کوئی ایسی تفصیلی ہدایت نہیں دی گئی۔ اور نہ عقلاً دی جانی چاہیئے تھی۔ کہ تم اس قسم کا لباس پہنو۔ اور اس قسم کا لباس نہ پہنو۔ لباس کا معاملہ ہر قوم کے تمدن اور ہر ملک کی جغرافیائی حالت اور ہر زمانہ کے اقتصادی ماحول کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔ پس یہ ناممکن تھا کہ وہ مذہب جو خدا کی طرف سے عالمگیر پیغام لے کر آیا ہے۔ اور ہر قوم اور ہر ملک اور ہر زمانہ کے واسطے شمع بردار ہونے کا مدعی ہے۔ وہ اس قسم کی تفصیلات میں دخل دے کر لوگوں کے واسطے رحمت بننے کی بجائے ناواجب تنگی کا باعث بن جاتا یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَآءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ۔ یعنی اے مسلمانو ایسی باتوں کے متعلق سوال مت کیا کرو۔ کہ اگر ان کے متعلق ٹھوس شرعی احکام نازل کر دیئے جائیں۔ تو وہ تمہارے لئے ناواجب تنگی پیدا کر کے تکلیف کا موجب بن جائیں۔ پس شریعت نے کمال دانشمندی کے ساتھ ایک حصہ میں خود خاموشی اختیار کی ہے۔ اور اصول بتا دینے کے بعد تفاصیل کا فیصلہ مختلف قوموں اور مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں پر چھوڑ دیا ہے۔ چنانچہ حدیث میں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ الفاظ آتے ہیں۔ کہ اختلاف امتی رحمۃ۔ اس کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ اسلامی شریعت کا تمام زمانوں اور تمام قوموں اور تمام ملکوں کے لئے نازل ہونا خدا کی عالمگیر رحمت کا ثبوت ہے۔ اور اس وسعت کے نتیجہ میں بعض باتوں میں جو تفاصیل سے تعلق رکھتی ہیں اختلاف کا پایا جانا ضروری ہے۔ پس یہ اختلاف بھی خدا کی رحمت کا ایک طبعی نتیجہ ہے۔ لہٰذا اسے محدود کر کے اور تفصیلی امور میں یکرنگی کا رستہ تلاش کر کے خدا کی رحمت کی وسعت کو باطل مت کرو۔ پس اوپر کے سوال کا اصل جواب تو یہ ہے۔ کہ اسلام لباس کے معاملہ میں ایسا دخل نہیں دیتا کہ سب قوموں اور سب ملکوں کو مجبور کر کے ایک ہی لباس میں ملبوس دیکھنا چاہے۔ بلکہ اس نے لباس کے معاملہ کو لوگوں کے حالات پر چھوڑ دیا ہے لہٰذا کوئی لباس بھی اسلامی لباس نہیں۔ اس معنی میں کہ اسلام نے کسی مخصوص لباس کا حکم نہیں دیا۔ اور ہر لباس اسلامی لباس ہے۔ اس معنی میں کہ اگر کسی ملک کا شریف طبقہ اسلام پر قائم رہتے ہوئے اپنے طبعی حالات کے نتیجہ میں اپنے لئے کوئی لباس اختیار کرتا ہے۔ تو وہی لباس اس کے لئے اسلامی لباس ہے۔

لیکن جہاں اسلام نے اس قسم کے تفصیلی امور میں ہمیں آزاد رکھا ہے۔ وہاں اس نے ان تفصیلات کے دائرے میں بھی ہمیں بعض اصولی ہدایات دیکر ہمارے لئے سلامت روی کا رستہ کھول دیا ہے۔ اور ہم تفاصیل میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی اسلامی روح کے معاملہ میں ایک جان بن کر رہ سکتے ہیں۔ یہ اصولی ہدایات جہاں تک میں نے غور کیا ہے ذیل کی چار قسموں میں محدود ہیں۔

(اوّل) سب سے پہلی بات اور حقیقی طور پر بنیادی بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اس مشہور اور متواتر حدیث میں مرکوز ہے۔ کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ "یعنی اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے" اس نہایت درجہ گہری اور ٹھوس صداقت کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ہاتھ میں نیک و بد عمل کو پہچاننے اور اچھے اور برے طریق میں امتیاز کرنے کی ایک بہترین کسوٹی دیدی ہے۔ پس جو شخص کسی لباس کو اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اس کا سب سے پہلا فرض یہ ہے۔ کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کی کسوٹی کے ذریعہ اپنے اس عمل کا امتحان کرے۔ اگر اس کے عمل میں کسی قسم کے تکلف یا تصنع یا نقالی یا نمائش یا فضول خرچی یا اسلامی اصول زندگی سے انحراف کی خواہش مخفی نہیں ہے۔ تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ وہ جس لباس کو بھی نیک نیتی سے اسلام کی تعلیم پر قائم رہتے ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ مبارک پر اصولی رنگ میں عمل پیرا ہوتے ہوئے طبعی سادگی کے طریق پر اختیار کرتا ہے۔ ہمیں اس سے کوئی جھگڑا نہیں۔

(دوم) دوسرا اصول جس میں کسی قدر زیادہ وضاحت سے کام لیا گیا ہے۔ قرآن شریف نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ کہ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا "یعنی آخری زمانے کے مادہ پرست لوگوں کی ایک علامت یہ ہے کہ ان کی زندگی کی ساری جدوجہد دنیا کے کاموں میں خرچ ہو رہی ہوگی۔ اور یوں نظر آئے گا کہ ان کی ساری توجہ دنیا کے دھندوں میں ہی غرق ہے۔ یہ اصولی ہدایت بھی لباس کے معاملے میں بڑی روشنی پہنچاتی ہے۔ ہر شخص اپنے نفس میں غور کر سکتا ہے۔ کہ اس کا کسی لباس کو اختیار کرنا ایسے انہماک کی حد تک تو نہیں پہنچا ہوا کہ گویا اسکی ساری جدوجہد اور اس کی زندگی کا سارا شوق اسی قسم کی مادی آسائشوں میں الجھ کر رہ گیا ہو۔ منطقاً لباس کا سوال تو ایک طبعی سوال ہے۔ جس میں جسم کی حفاظت اور پردہ کے علاوہ کسی حد تک زینت کا پہلو بھی مقصود ہے لیکن جو شخص اس سوال میں گویا غرق ہو کر اسی کو اپنی توجہ کا مرکز بنالے۔ وہ یقیناً اس آیت کی زد میں آتا ہے کہ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی لباس پہنا اور آپ کے خلفاء نے بھی لباس پہنے اور ہمارے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی لباس پہنا اور آپ کے خلفاء نے بھی لباس پہنے۔ اور ان سب نے اپنے لباس میں ایک حد تک آرام اور زینت کے پہلو کو بھی مدنظر رکھا مگر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ان بزرگ ہستیوں کو لباس کے معاملہ میں کسی قسم کا انہماک تھا۔ ان کی زندگی تو سراسر ایسی تھی کہ جیسے کوئی راہگیر گھڑی بھر کے لئے کسی درخت کے سایہ کے نیچے کھڑا ہو جائے اور پھر اپنا رستہ لے لے۔ مگر آج کل کے نوجوان اپنے لباس اور اپنے جسم کی زیب و زینت میں اس طرح غرق نظر آتے ہیں۔ کہ گویا ان کے لئے یہی زندگی کا مقصد و منتہیٰ ہے۔ پس گو اسلام لباس کی تفصیلات میں تو دخل نہیں دیتا۔ مگر وہ اس قسم کی فنا فی الدنیا ذہنیت کو بھی یقیناً ایک لعنتی زندگی قرار دیتا ہے۔

(سوم) تیسری اصولی ہدایت ہمیں قرآن شریف کے ان الفاظ سے ملتی ہے کہ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِیْنَ یعنی اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ میرا طریق زندگی تکلف کے رنگ سے بالکل پاک ہے۔ پس لباس کے معاملہ میں تیسری ہدایت یہ سمجھی جائے گی۔ کہ اس میں

کسی قسم کے تکلف کا رنگ نہ پیدا کیا جائے۔ تکلف کی زندگی انسان کی روح اور اس کی ضمیر کے لئے ایک ایسا زنگ ہے جو اسے بالآخر تباہ کر کے چھوڑتا ہے اور فطرت کے طبعی بہاؤ کو مصنوعی رستہ پر ڈال کر انسان کو اس حقیقی خوشی سے محروم کر دیتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ نے سادگی کی زندگی میں ودیعت کی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آجکل دوسری قوموں کی نقالی میں مسلمانوں کی زندگی بھی تکلف کے زہر سے مسموم نظر آتی ہے حالانکہ تکلف دراصل نفاق کا ایک حصہ ہے۔ اور نفاق دوسرے لفظوں میں ایک ذلیل قسم کا جھوٹ ہے جسے کوئی شریف آدمی اختیار نہیں کر سکتا۔ پس میں کہونگا کہ اپنے ملک اور قوم اور زمانہ کے حالات کے مطابق اور اپنی مالی حیثیت کے پیش نظر اسلام کی تعلیم پر قائم رہتے ہوئے جس قسم کا لباس بھی چاہو اختیار کرو۔ مگر بہر حال اسے تکلف کی لعنت سے بچاؤ۔ کیونکہ یہ لعنت تمہارے فطری حسن کو تباہ کر کے رکھ دے گی۔

(چہارم) چوتھی اصولی بات جو لباس کے معاملہ میں ہمیں اسلامی تعلیم سے معلوم ہوتی ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ان پیارے الفاظ میں مرکوز ہے کہ من تشبّہ بقوم فھو منھم۔ یعنی جو شخص اپنے طریق زندگی اور اپنے لباس اور اپنے طرز بود و باش کو ترک کر کے کسی دوسری قوم کے طریق زندگی اور ان کے لباس اور ان کے بود و باش کو اختیار کرتا ہے۔ وہ انہی میں سے ہے اور انہی میں سے سمجھا جانا چاہیئے۔ کیونکہ جب وہ اپنے طریق کو ترک کر کے ایک دوسری قوم کے طریق کو اختیار کرتا ہے، تو لازماً اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے طریق کو ادنےٰ قرار دیکر دوسرے کے طریق کی فوقیت کو تسلیم کرتا ہے۔ پس اس بات میں کیا شبہ ہے کہ ایسا شخص خواہ زبان سے کچھ دعویٰ کرے۔ اس کا دل اس قوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ جس کی مشابہت وہ اختیار کرتا ہے۔ دراصل یہ ایک بدترین قسم کی ذہنی غلامی ہے کہ انسان منہ سے تو یہ دعوےٰ کرے کہ میں مسلمان ہوں مگر اپنے طریق زندگی اور اپنے لباس اور اپنے طرز بود و باش میں عیسائیوں کا نقال ہو۔ ایسا شخص یقیناً اپنے زبانی دعوے کے باوجود مسیحیت کے بت کے سامنے سجدہ کرنے والا سمجھا جائیگا۔ کیونکہ وہ اپنے فعل سے اپنے تمدن کو ادنےٰ اور مسیحیت کے تمدن کو اعلیٰ قرار دیتا ہے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آج کل کے مسلمانوں نے اس قسم کی ذہنی غلامی سے پیٹ بھر کر حصہ لیا ہے ان کی آزادی کا دعوےٰ ایک زبانی دعوے سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ان کا دل غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ یقیناً ایک ظاہری غلام جس کے ہاتھ پاؤں کی غلامی کے باوجود اس کا ضمیر آزاد ہے وہ اس شخص کی نسبت بہت زیادہ حریت کے مقام پر قائم سمجھا جائے گا۔ جس کے ہاتھ پاؤں تو بظاہر آزاد ہیں۔ مگر اس کا دل غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے پس میں اپنے عزیزوں سے کہونگا کہ کوئی لباس بھی اسلامی نہیں جس طرح کہ کوئی لباس بھی غیر اسلامی نہیں۔ مگر جو شخص ذہنی غلامی میں مبتلا ہو کر کسی دوسری قوم کے ساتھ تشبّہ اختیار کرتا ہے۔ اس کا طریق خواہ وہ لباس سے تعلق رکھتا ہے یا کسی اور امر سے یقیناً غیر اسلامی ہے۔ ہمیں کوٹ پتلون سے دشمنی نہیں ہے مگر دجالی تہذیب کی نقالی سے ضرور دشمنی ہے۔ اور اس اصول کے ماتحت ایسا شخص بھی اسی طرح زیر ملامت ہے۔ جو انگریز ہو کر ہندوستانیوں کی نقالی میں چوڑی دار پاجامہ پہنتا ہے۔ جس طرح کہ ایک ہندوستانی انگریزوں کی نقالی میں کوٹ پتلون پہنتا ہے۔ کیونکہ گو ظاہری حالت مختلف ہے۔ مگر دونوں صورتوں میں دل کا زہر ایک ہے۔

بعض لوگ اس موقعہ پر کہہ دیا کرتے ہیں کہ حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ بھی تو فرماتے ہیں کہ کلمۃ الحکمۃ ضالۃ المومن اخذھا حیث وجدھا "یعنی حکمت کی ہر بات مومن کی اپنی ہی کھوئی ہوئی چیز ہوتی ہے۔ وہ ایسی بات کو جہاں بھی پاتا ہے لے لیتا ہے" اس سے یہ لوگ یہ استدلال کرتے ہیں کہ دوسری قوموں اور دوسرے مذہبوں کی اچھی اچھی باتوں کو لے لے کر اپنا بناتے رہنا چاہیئے۔ مگر اس حدیث کے یہ معنی بالکل غلط اور اسلام کی بلند شان کے منافی ہیں۔ کیونکہ اس معنی کو صحیح تسلیم کرنے کا یہ مطلب ہے کہ گویا اس حدیث نے ہمارے ہاتھ میں ایک کاسۂ گدائی دیدیا ہے کہ اس سے اسلام کے نام پر بھیک مانگتے پھرو اور اسلام کی تعلیم میں جو کمی رہ گئی ہے وہ دوسروں کے سامنے دست سوال دراز کر کے پوری کرتے جاؤ۔ ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ اسلام کے متعلق تو یہ ازلی تقدیر جاری ہو چکی ہے کہ الاسلام یعلو ولا یعلےٰ "یعنی اسلام دوسرے دینوں کے مقابلہ پر بلند ہونے کے لئے آیا ہے اور ہرگز مغلوب نہیں ہوگا۔" دراصل اس حدیث کے صحیح معنوں کی کنجی ضالۃ کے لفظ میں رکھی گئی ہے۔ جس کے معنی ہیں "کھوئی ہوئی چیز" اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا منشا یہ ہے کہ اے مسلمانو! تم کسی دوسری قوم کی کوئی بظاہر نئی اور اچھی بات دیکھکر مرعوب نہ ہوا کرو اور یہ خیال نہ کیا کرو کہ تمہیں دنیا میں گویا ایک نئی خوبی اور نئی حکمت کی بات نظر آگئی ہے۔ جسے اسلام میں داخل کر کے اپنا لینا چاہیئے بلکہ اگر یہ چیز واقعی اچھی ہے تو تم یقین رکھو کہ وہ تمہاری ہی ضالۃ ہے۔ یعنی وہ تمہاری ہی کھوئی ہوئی چیز ہے۔ جو موجود تو تھی مگر تمہاری نظروں سے اوجھل تھی اور اگر تم اسلام کی تعلیم میں غور کرو گے۔ تو تمہیں وہ یقیناً اسلام کے اندر ہی مل جائے گی کیونکہ اسلام میں تمام سابقہ صداقتوں اور تمام آئندہ ضرورتوں کے علاج کو جمع کر دیا گیا ہے۔ پس افسوس ہے کہ ایک ایسی حدیث کو جس میں اسلام کا بے نظیر کمال ظاہر کرنا مقصود تھا۔ اسلام کو نعوذ باللہ گداگر اور بھک منگا بنانے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

بہر حال لباس کے بارے میں اسلام نے کوئی خاص تفصیلی ہدایت نہیں دی۔ کہ فلاں لباس پہنو اور فلاں نہ پہنو۔ اور ایک عالمگیر مذہب کے لئے یہی حکمت کا طریق تھا کہ اس معاملے میں تفصیلی ہدایت سے اجتناب کیا جاتا۔ مگر اس قسم کے معاملات میں اس نے اصولی ہدایتیں ضرور دی ہیں۔ اور یہ ہدایتیں وہی ہیں۔ جو میں نے اختصار کے ساتھ اوپر بیان کر دی ہیں۔ یعنی (۱) نیت نیک اور صاف ہو (۲) انہماک کا رنگ نہ پیدا کیا جائے (۳) تکلف کی آمیزش نہ ہو اور (۴) کسی دوسری قوم کی نقالی میں کوئی کام نہ کیا جائے اگر ان چار باتوں کو ملحوظ رکھو تو ہر لباس اسلامی لباس ہے اور اگر ان باتوں کو نظر انداز کر دو تو صرف کوٹ پتلون ہی کا سوال نہیں کوئی لباس بھی اسلامی لباس نہیں۔ حضرت صاحب کے خطبوں پر بعض نوجوان شاید تلملاتے ہوں گے اور یہ سمجھتے ہونگے کہ اسلام کو لباس کے معاملہ میں کیا تعلق ہے۔ میں کہتا ہوں اسلام کو واقعی لباس کے معاملہ سے تو کوئی تعلق نہیں مگر اسے مسلمانوں کی روح کی صفائی اور ضمیر کی آزادی اور کیریکٹر کی بلندی اور زندگی کی سادگی کے ساتھ ضرور تعلق ہے اور بہت بھاری تعلق ہے۔ لباس بے شک ایک فرع ہے مگر یہ چیزیں جڑ کا حکم رکھتی ہیں۔ اور جو جڑ گندی ہوگی۔ وہ کبھی بھی اچھی شاخ پیدا نہیں کر سکے گی۔

مگر افسوس ہے کہ ہمارے خاندان کے بعض نوجوانوں میں بھی ماحول کے مادی اثر کے ماتحت مغرب کی دجالی تہذیب کا کسی قدر رنگ پیدا ہوتا نظر آتا ہے اور جب حضرت صاحب نے اپنے خطبہ میں لباس کا ذکر کیا تو اس میں بھی اسی تلخ حقیقت کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا۔ اس قسم کی خرابیاں ابتداء میں بہت معمولی بلکہ کوتہ بینوں کے نزدیک ناقابل التفات نظر آتی ہیں۔ مگر بعد میں آہستہ آہستہ خاندانوں اور قوموں کو تباہ کر کے چھوڑتی ہیں۔ بہر حال اس جدّ امجد کی نسل جسے قاتل دجال ہونے کا دعوےٰ تھا اور جس کی اپنی نسل کے واسطے یہ دعا تھی کہ

نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال

اس کے گھر کے بعض نونہالوں کے جسم پر دجالی تہذیب کا بپتسمہ خواہ وہ مرعوبیت کے رنگ میں نہ بھی ہو کوئی اچھی نشانی نہیں ہے۔ وقت بہت نازک ہے اور نازک تر آ رہا ہے میں اپنے بیٹوں۔ بھتیجوں۔ بھانجوں۔ دامادوں ماموں زاد بھائیوں اور جملہ اعزا خاص سے کہتا ہوں کہ ہماری زندگی کا بہت سا وقت گذر گیا اور معلوم نہیں کتنا وقت باقی ہے ہم نے اس عرصہ میں ٹھوکریں بھی کھائیں۔ لغزشیں بھی دیکھیں اور نہ معلوم کن کن گناہوں کے داغوں سے ملوّث ہوئے۔ مگر خدا جانتا ہے کہ نمائش کے طور پر نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک نام کی خاطر کم از کم اپنی زندگیوں کے ظاہر کو شریعت اسلامی کے مطابق رکھنے کی کوشش کی۔ اب آپ لوگوں کا دور آ رہا ہے۔ اس کے لئے میں آپ کو اس سے بہتر الفاظ میں کیا نصیحت کر سکتا ہوں کہ:-

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

(باقی حصوں کے متعلق انشاء اللہ پھر لکھونگا)

واقفین زندگی کیلئے اطلاع

بغیر کسی استثنا کے سب واقفین زندگی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہفتہ واری ڈائریاں باقاعدہ بھیجا کریں۔ واقفین بار بار کی یاد دہانی کے عادی نہ بنیں۔ یہ ان کے وقار کے خلاف ہے۔ اب وقت تو سستیاں ترک کرنے کا ہے نہ کہ باقاعدہ کام کو بھی بھول جانے کا۔ امید ہے کہ دوبارہ یاد دہانی کی اب ضرورت نہ ہوگی۔ ڈائری ہفتہ کے روز آنی چاہیئے

ڈائری میں نماز باجماعت کی تعداد $\frac{}{۳۵}$

تلاوت قرآن کریم $\frac{}{۷}$

خدام الاحمدیہ کے کام کی نوعیت اور دیگر دینی لٹریچر کا مطالعہ درج ہونا چاہیئے۔

نائب وکیل الدیوان تحریک جدید جودھامل روڈ جسونت بلڈنگ لاہور

قابل توجہ

بیشتر ازیں احباب جماعت وعہدیداران جماعت سے درخواست کی گئی تھی کہ جن دوستوں نے یکم اگست ۱۹۴۷ء سے آخر دسمبر ۱۹۴۷ء تک کوئی رقم چندہ قادیان یا لاہور بھیجی ہو۔ لیکن صدر انجمن کی رسید اس وقت تک ان کو نہ ملی ہو وہ نظارت بیت المال سے خط و کتابت فرمائیں اب اندریں بارہ انہیں پھر توجہ دلائی جاتی ہے نظارت بیت المال کو اس ضمن میں لکھتے وقت مندرجہ ذیل امور سے ضرور اطلاع دیں۔

۱۔ تاریخ روانگی رقم (۲) میزان رقم (۳) تفصیل رقم کسی غرض کے لئے بھیجی گئی تھی (۴) اگر رقم بذریعہ ڈاک بھیجی گئی تو رسید ڈاکخانہ کا نمبر معہ تاریخ۔ (نظارت بیت المال)

درخواست جنازہ غائب

کچھ عرصہ ہوا کہ شہر پونچھ (کشمیر) میں بابو عبدالکریم خان صاحب تار کلرک۔ ان کی والدہ بڑی اہلیہ دو چھوٹی لڑکیوں کچھ احمدی مستریوں اور ان کے کنبہ کو سکھوں نے شہید کر دیا۔ بابو صاحب تعمیر مسجد کروا رہے تھے کہ سکھوں نے حملہ کر کے سب کو شہید کر دیا۔ تیرہ لاشیں حکومت نے مسجد سے نکلوا کر دفن کروا دی تھیں۔ بابو صاحب خود موصی تھے اور ان کی والدہ صاحبہ اور اہلیہ صاحبہ موصیہ تھیں بابو صاحب مخلص اور دیندار تھے۔ اور تبلیغ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ علماء ازہر مصر کا وفات مسیح والا تاریخی فتوےٰ آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ تھا۔ شہر پونچھ میں کوئی احمدی موجود نہ تھا۔ اس لئے آپ کا جنازہ کسی نے نہیں پڑھا تمام احباب جماعت سے استدعا ہے کہ ان تیرہ مخلص شہیدوں کا جنازہ غائب پڑھیں۔

ڈاکٹر بشیر محمود ڈائرکٹر میڈیکل سروسز آزاد کشمیر گورنمنٹ

دیہاتی مبلغین گروپ ۴۸ کا انتخاب

اور امراء جماعتہائے کا فرض

مختلف دیہات میں تبلیغی مراکز اور دیہاتی مبلغین کو مقرر کرنے کی سکیم تبلیغ کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنے والی سکیم ہے اس کے لئے ہر سال ۵۰ دیہاتی مبلغین کا انتخاب عمل میں لایا جاتا ہے اور ان کو ایک سال تک دینی تعلیم دے کر مختلف مقامات پر مقرر کیا جاتا ہے۔

امسال جو کلاس جاری ہونے والی ہے۔ وہ اپنی نوعیت کی خاص ہے۔ چنانچہ اس سال ۵۰ ایسے مخلصین کا انتخاب کیا جانا مدنظر ہے جو کم از کم پرائمری پاس ہوں۔ دیہاتی ماحول میں رہنے کے عادی ہوں۔ اپنی جان خدا کی راہ میں وقف کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اور تبلیغی کام سے مناسبت رکھتے ہوں۔ انہیں ایک سال تک نظارت دعوۃ و تبلیغ اپنے خرچ پر دینی تعلیم دے گی۔ اس کے بعد دو سال تک ان کو بلا معاوضہ گاؤں بہ گاؤں پھر کر تبلیغ کرنی ہوگی۔ اس کے بعد وقف کی شرائط کے ماتحت انکو گذارا دیا جاویگا۔ امراء جماعتہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ جماعت کے مخلص نوجوانوں سے زندگیاں وقف کرائیں اور مناسب موزوں دمیوں کو ۱۰ فروری کو لاہور بغرض انتخاب بھجوا دیں جو جلد نہ آسکتے ہوں وہ اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔ تا ان کو بعد میں بلایا جا سکے۔

تعلیمی کلاس ماہ مئی ۱۹۴۸ء سے شروع ہوگی

ناظر دعوۃ و تبلیغ ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور

ولادت

میرے بھائی چوہدری غلام رسول صاحب سٹیشن ماسٹر رشکئی ضلع پٹ وسکے ہاں ۱۵ جنوری ۱۹۴۸ء دوسرا لڑکا ہوا ہے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے شفقت۔ ۔۔۔ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ

اجلاس جناب چوہدری عزیز احمد صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

به اختیارات کلکٹر

چوہدری کرم الٰہی ولد چوہدری امام بخش قوم جٹ وڑائچ سکنہ ماہڑ بانوالی۔ تحصیل پھالیہ

بنام

۔۔۔ حسین ولد ولیداد قوم جٹ سکنہ کوکے حال اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس راولپنڈی۔

۔۔۔ حسین ولد ولیداد جٹ سکنہ کوکے تحصیل کٹک

دعوے فک الرہن ۔۔۔ کنال رقبہ موضع ٹھٹھہ ۔۔۔ تحصیل پھالیہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم دیدہ دانستہ حاضری عدالت ہذا سے گریز کر رہے ہیں لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر انہیں کوئی عذر فک الرہن میں ہو۔ تو مورخہ ۲/۴۸ ۔۔ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۲۳/۱/۴۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

اجلاس جناب چوہدری عزیز احمد صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات

به اختیارات کلکٹر

مولا بیدار بارغ علی ولد سلطان احمد قوم جٹ سکنہ کنجیال۔ تحصیل کھاریاں

بنام

آگیا رام ولد ساون مل قوم برہمن سکنہ ڈنگہ حال ملازم چکوال

اپیل انتقال ۱۲۱/۱۱ موضع پنجوڑیاں۔ تحصیل کھاریاں۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی کو طلب کیا جانا مقرر ہے ۱۴ فروری ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر اسے کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲/۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کرے۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔ ۵/۲/۴۸

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

ایک ضروری اعلان اور درخواست — احباب جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ قادیان احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں منتقل ہو گیا ہے۔ احمد نگر چنیوٹ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر سرگودھا کو جانیوالی پختہ سڑک پر واقع ہے۔ اب جملہ خط و کتابت احمد نگر۔ چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ احمد نگر میں ڈاکخانہ ۔۔۔

درخواست دعا:- میرے چچا فضل الٰہی صاحب عرصہ دراز سے دماغی عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔ (محمد اشرف واقف زندگی دفتر تبشیر)

دعائے مغفرت:- میری اہلیہ صاحبہ ۲۳/۱ بروز جمعرات وفات پاگئیں۔ بزرگان سلسلہ انکی بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔ منشی اللہ دتا

پنڈت نہرو کی جان خطرے میں

لندن ۲ر فروری۔ "سنڈے ڈسپیچ" کے سیاسی نامہ نگار کے خیال کے مطابق اب پنڈت نہرو کی جان کا بھی خطرہ ہے۔ اس کی رائے میں چونکہ پنڈت نہرو بھی فرقہ وارانہ مناقشات میں درمیانی رویہ کے قائل ہیں۔ اور ہندوؤں کی انتہا پسندی اور متشددانہ رویہ کو انتہائی برا سمجھتے ہیں۔ ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ انتہا پسندوں کا ردعمل ان کے خلاف بھی اتنا ہی زبردست ہو جتنا گاندھی جی کی امن پسند ذات کے خلاف ہوا۔ (اسٹار)

لاہور میں "یوم مطالبات"

لاہور ۲ر فروری کل لاہور کے ملازمین اور دیگر کام پیشہ لوگوں کی طرف سے "یوم مطالبات" منایا گیا چنانچہ اس سلسلہ میں بکی دروازہ کے باہر پاکستان ٹریڈ یونین فیڈریشن کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض مرزا محمد ابراہیم نے انجام دئے۔ اس جلسے میں پوسٹمین اینڈ لوئر گریڈ آر۔ ایم۔ ایس یونین۔ ایم۔ ای۔ ایس ورکرز یونین۔ تانگہ ڈرائیور یونین وغیرہ کے نمائندے شریک ہوئے۔ بالاتفاق رائے ایک قرارداد پیش کی گئی جس میں مطالبہ کیا گیا کہ ملازمین میں تخفیف بند کی جائے۔ اور تنخواہ کمیشن کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ اور مرزا محمد ابراہیم کیخلاف جو مقدمہ کھڑا کیا گیا ہے۔ اسے ختم کیا جائے مسٹر انیس ہاشمی سیکرٹری صوبائی مسلم لیگ دہلی نے اپنی تقریر میں موجودہ اقتصادی نظام کو بدلنے پر زور دیا۔ اور کہا۔ کہ غربت اور بے روزگاری کو مٹانے کے لئے ہمیں موجودہ اقتصادی نظام کو سرے سے ہی بدل دینا چاہیئے (او۔ پی۔ آئی)

ایک سال میں ایک کروڑ پچیس لاکھ مویشی ذبح کئے جاتے ہیں؟

کلکتہ ۲ر فروری دیویندر ناتھ مکرجی کی تحریک پر کل کلکتہ کارپوریشن میں ایک قرارداد پر بحث ہوئی۔ اس قرارداد میں مغربی بنگال کی حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ وہ تمام مغربی بنگال میں گؤکشی کو خلاف قانون قرار دیدے۔ مسٹر مکرجی نے قرارداد کو پیش کرتے ہوئے مذہبی نقطہ نگاہ سے گؤکشی کی ممانعت پر روشنی ڈالنے کے بعد بتایا۔ کہ ملک بھر میں ایک کروڑ پچیس لاکھ مویشی ذبح کئے جاتے ہیں۔ جو دودھ کی قلت کا باعث ہو کر ملک میں اموات کی تعداد کو بڑھانے کا موجب بنتے ہیں۔ مسٹر محمد رفیق (مسلم لیگ) نے قرارداد کی مخالفت کرتے ہوئے ذبح ہونے والے مویشیوں کی تعداد کو صحیح تسلیم کرنے سے انکار کیا نیز توجہ دلائی۔ کہ اگر گؤکشی کو بالکل ممنوع قرار دے دیا گیا۔ تو کلکتہ کے ستائیس ہزار چمار اپنی روزی سے محروم ہو جائینگے۔ چمڑے کے کاروبار پر ہی ان کی گذر اوقات ہوتی ہے۔ آپ نے کہا۔ البتہ یہ صحیح ہے۔ کہ دودھ دینے والی گائیں کو ذبح نہ کیا جائے۔ نیز یہ قرارداد مغربی بنگال اسمبلی میں پیش ہونی چاہیئے نہ کہ کارپوریشن میں (او۔ پی۔ آئی)

گاندھی جی کے کئے کرائے پر پانی پھیر دیا گیا

کراچی ۲ر فروری۔ حکومت نظام کے پبلک ریلیشنز آفیسر ایم حمید فتح اللہ خاں نے ایک بیان میں کہا کہ گاندھی جی تمام عمر اہنسا کا درس دیتے رہے۔ اور اُس پر خود عامل بھی رہے لیکن یہ انتہائی افسوس کی بات ہے۔ کہ ہندو قوم کے ایک فرد نے اپنے شرمناک فعل کے ذریعے ان کی عمر بھر کی تعلیم اور عمل پر پانی پھیر دیا۔ آپ نے مزید کہا۔ سی۔ الیف اینڈریو کا شاگرد اور دوست ہونے کیوجہ سے مجھے بھی گاندھی جی کی مہمان نوازی اور شفقت سے مستفید ہونے کا شرف نصیب ہوا تھا۔ آپ نے گاندھی جی کو امن اور محبت کا مجسمہ قرار دیتے ہوئے مسز دیوداس گاندھی کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا۔ (اے پ)

جیل کی کوٹھڑی میں گاندھی جی کی یادگار بنائی جائیگی

لندن ۲ فروری۔ کنگسلے ہال کے جیلخانہ "بو" کے بالاخانہ کی اُس کوٹھڑی میں گاندھی جی کی یادگار بنائی جائیگی جس میں انہوں نے ایام نظر بندی گزارے تھے۔ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ انگلینڈ میں بھی مہاتما جی کی یاد میں کوئی ایسی جگہ بنائی جائے۔ جہاں مغرب و مشرق کے سیاح زیارت کو آسکیں۔ جیلخانہ کی اس کوٹھڑی کی بڑی احتیاط سے صفائی وغیرہ کی جا رہی ہے یہی وہ جگہ ہے۔ جہاں اُنہوں نے قیام لندن کے آخری دن گزارے۔ اور یہیں ان کو عام مزدور طبقہ کے نفوس سے بات چیت کرنے کا موقعہ ملا۔ وہ لوگ گاندھی جی کو اب بھی یاد کرتے ہیں اور گاندھی جی نے بھی اُن ایام کی اپنے ذہن میں ہمیشہ تازہ رکھی۔ (اسٹار)

لاہور کے ۸ مجرم حلوائی

لاہور ۲ر فروری لاہور۔ محکمہ راشننگ نے ۸ حلوائیوں کے قبضے سے پرانی قسم کی کھانڈ پکڑی ہے عرصہ ہوا اس کھانڈ کی خرید و فروخت ممنوع قرار دے دی گئی تھی۔ ظاہر ہے ان حلوائیوں نے یہ کھانڈ چور مارکیٹ سے ہی حاصل کی ہو گی۔ راشننگ کنٹرولر لاہور نے ان کا معاملہ پولیس کے حوالے کر دیا ہے (پریس)

لارڈ اسمے انگلینڈ واپس جا رہے ہیں

نیویارک ۲ر فروری۔ لارڈ اسمے جو برطانوی نمائندہ مسٹر نویل بیکر کے مشیر کی حیثیت سے نیویارک آئے تھے۔ اپنا کام انجام دے کر فوراً ہی لیک سکسس سے واپس انگلینڈ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔

انجمن اقوام کے تمام حلقوں میں اس بات کا اعتراف کیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان و پاکستان کی جدید ترین صورت حال پر لارڈ اسمے کی قابلیت و ان کی معلومات سے تمام نمائندوں کو کافی امداد ملی ہے۔

انگلینڈ میں واپسی پر لارڈ اسمے سیاسیات سے کنارہ کشی اختیار کریں گے۔ مگر اپنی اس خواہش میں وہ کہاں تک کامیاب ہوں گے۔ اس بارے میں وائٹ ہاؤس میں کافی تبصرہ کیا جا رہا ہے (اسٹار)

بمبئی میں دوبارہ گولی چل گئی

بمبئی ۲ر فروری۔ آج بعد دوپہر پولیس کو دوبارہ گولی چلانی پڑی۔ کیونکہ ایک بہت بڑے ہجوم نے ہندو مہاسبھائیوں کے مکانات پر پتھر مارنے شروع کئے۔ اور فرنیچر وغیرہ کو آگ لگا دی (اے پ)

کراچی ۲ر فروری یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ کے سفیر برائے ہندوستان ڈاکٹر ہنری گریڈی دہلی جاتے ہوئے آج کراچی پہنچے (اے پ)

درخواست دُعا

عبدالغفور خاں صاحب ہیڈ ماسٹر کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ اُن کی لڑکی اقبال بیگم شمیم صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں۔

روزنامہ الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں!

پاکستان کا مستقل دار الحکومت

کراچی ۲ر فروری۔ مقامی لوگ پاکستان کے مستقل دار الحکومت کے متعلق کافی قیاس آرائیاں کر رہے ہیں۔ مگر ابھی تک یقینی طور پر کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ پاکستان کیبنٹ کا جھکاؤ کراچی کی طرف ہے۔ جنگ کی صورت میں کراچی کو سب سے زیادہ خطرے کا امکان ہے مگر دور امن میں یہ شہر دار الحکومت کیلئے نہایت موزوں ہے ہوائی بحری و تار کے لحاظ سے کراچی کو دنیا بھر سے تعلق قائم ہے۔ امید ہے کہ کراچی و دنیا میں دوسرے مراکز کے درمیان ٹیلیفون اور ممکن ہوا۔ تو وائرلیس کا سلسلہ بھی جلد ہی جاری کر دیا جائے گا۔ پاکستان کے دوسرے شہروں میں یہ سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ اگر کراچی مستقل دار الحکومت بنا دیا گیا۔ تو موسم گرما میں گورنمنٹ کے دفاتر کو پہاڑ پر لیجانے کی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔ (اسٹار)

شرق اردن کے وفد کی مسٹر بیون سے ملاقات

لندن یکم فروری۔ شرق اردن کا وفد برطانوی وزارت خارجہ کے بڑے افسروں سے مل چکا ہے۔ اور اب منگل کو مسٹر بیون سے براہ راست گفت و شنید ہو گی۔ ایک چھوٹی سی میٹنگ سرکاری طور پر کل بھی ہو چکی ہے۔ جس میں فوجی امور پر گفتگو ہوئی۔ مسٹر بیون دوشنبہ کو وزارت خارجہ کے دفتر میں آئینگے۔ جہاں انکے غور و خوض کیلئے ان جلسوں کی پوری روئداد تیار مل جائیگی۔ جو اب تک ہو چکے ہیں۔ اس سلسلے میں منگل کا جلسہ بہت خوشگوار ہے مگر بحث و گفتگو اس حد تک ہنوز نہیں پہنچی ہے۔ کہ جہاں قطعی طور پر یہ کہا جا سکے۔ کہ متفقہ فیصلہ ضرور ہو جائے گا۔

غالب گمان یہ ہے۔ کہ وفد کا دس روزہ قیام اور زیادہ عرصہ کیلئے بڑھ جائے گا۔ (اسٹار)

سانگلی میں ہجوم نے پچاس عمارتیں جلا ڈالیں

سانگلی یکم فروری: آج یہاں آتشزنی لوٹ مار کے واقعات ہوئے۔ تقریباً ایک ہزار آدمیوں کا ہجوم نکلا۔ اور انہوں نے پچاس مکانوں کو جن میں ملز بھی شامل ہیں۔ جلا کر راکھ کر دیا۔ ہجوم اردگرد کے علاقہ سے عوام کی شمولیت سے بڑھتا چلا گیا عوام نے گاندھی جی کے قتل پر اشتعال میں آکر یہ اقدام کیا۔ جو انہوں نے خیال میں ایسے آدمی نے کیا ہے۔ جو مہاسبھا کا رکن ہے۔ جو مکانات جلائے گئے۔ ان میں سانگلی کی سب سے بڑی مل گجنانن ویونگ ملز کی عمارت بھی شامل ہے۔ کئی بڑی بڑی دوکانیں اور کوٹھیاں بھی جلا دی گئیں جن میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی کوٹھی بھی شامل ہے۔ (ا۔پ)

ہندوستانی وفد امن کونسل سے اٹھ کر واپس

واشنگٹن یکم فروری:۔ ہندوستانی سفارتخانے کے ایک ترجمان نے کل بتایا۔ کہ بہت ممکن ہے بلکہ بہت ممکن ہے۔ کہ امن کونسل سے ہندوستانی وفد کو واپس نئی دہلی بلا لیا جائے۔ اگر وفد کو واپس بلا لیا گیا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ ہندوستان کشمیر کے بارے میں اپنی شکایت واپس لے لیگا۔ اور پاکستان سے خود باہمی گفت و شنید سے اس کو سلجھانے کی کوشش کریگا۔ ترجمان نے مزید بتایا کہ ہندوستانی وفد کا خیال ہے۔ کہ امن کونسل کی اکثریت نامناسب طور پر پاکستان کی طرف داری کی طرف مائل ہو گئی ہے عنقریب اس بارے میں حکومت ہندوستان کی طرف سے ایک بیان شائع ہونے والا ہے (رائٹر)

ہندوستانی لیڈروں سے اپیل بقیہ صفحہ اول

آپ نے اس کو بہت سراہا۔ آپ نے مزید فرمایا۔ کہ قاتلانہ حملہ ایک شرمناک فعل ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ فرقہ وارانہ اتحاد کے سلسلے میں گاندھی جی کی مساعی ہی اس قتل کا اصل سبب ہیں۔ نیز فرمایا کہ اس اچانک حادثے کا موجودہ حالات پر کیا اثر پڑے گا۔ قبل از وقت بتانا مشکل ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ گاندھی جی نے اتنی عمر پائی کہ انہوں نے ہندوستان کو آزاد حالت میں آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اور اس سلسلہ میں برطانیہ قابل داد ہے۔ کہ اس نے کامل اعتماد اور ہمت سے ہندوستان سے اپنی فوجیں ہٹا لیں:۔ (رائٹر)

مسلمانوں کی جان و مال کی حفاظت کا مطالبہ

لاہور ۲ فروری: چوہدری محمد حسن نے جو مشرقی پنجاب میں مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر رہتے ہیں کونسل سے ایک کمیشن کے تقرر کا مطالبہ کیا ہے۔ جو مشرقی پنجاب اور ہندوستان میں بسنے والے چار کروڑ مسلمانوں کی جان و مال عزت و آبرو اور تمدن کی حفاظت کے ذرائع مہیا کرنے (د ۔ پ)

لاہور ۲ فروری:۔ آج وزیر اعظم مغربی پنجاب خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ میاں ممتاز احمد دولتانہ سردار شوکت حیات خان کے انتخاب کے سلسلہ میں یہاں پہنچے۔ جو ملتان کے شہری حلقہ سے کھڑے ہوئے ہیں۔

حیدر آباد کے مسلمان ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں

صدر مجلس اتحاد المسلمین کی تقریر

حیدر آباد دکن ۲ فروری:۔ سید قاسم رضوی صدر مجلس اتحاد المسلمین نے رضاکاروں کی ایک پریڈ کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا میں انڈین یونین کے دوستوں پر یہ واضح کر دینا چاہتا ہوں۔ کہ ہم صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ ہم حیدر آباد کی حفاظت کریں گے۔ بلکہ عنقریب دنیا دیکھے گی۔ کہ ہم ہندوستان میں رہنے والے مسلمانوں کی رہائی اور رستگاری بھی ہمارے ہی ہاتھوں عمل میں آئے گی۔ آپ نے رضاکاروں کو نصیحت کی کہ وہ تیرہ سو سال قبل کے اسلامی رضاکاروں کی طرح زندگی بسر کریں اور قدم قدم پر اپنی بہادری اور شجاعت کا ثبوت دیں۔ اور حق بات کی خاطر حکم ملنے پر جان تک لڑانے سے گریز نہ کریں۔

سردار پٹیل اور مسٹر کے۔ ایم۔ منشی کے بیانات کا حوالہ دیتے ہوئے جن میں انہوں نے کہا تھا۔ کہ ہندوستان دنیا میں فوجی نقطہ نگاہ سے تیسری بڑی طاقت ہے۔ آپ نے کہا حیدر آباد کے لوگ ایسے غلط بیانوں سے ڈرنے والے نہیں۔ آزاد کشمیر کی فوجیں دنیا کی اس تیسری بڑی فوجی طاقت کو جو مزہ چکھا رہی ہیں۔ اس کا ہمیں بھی علم ہے حیدر آباد کے مسلمانوں سے کہیں زیادہ بلائے جان ثابت ہوں گے۔ وہ ایک انچ بھی نہ چھوڑیں گے۔ اور دشمن کا جانا تو آخری دم تک مقابلہ کریں گے۔

مسٹر کے۔ ایم۔ منشی کی عام سرگرمیوں اور خصوصاً سرحدی علاقوں کے دورہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کس قدر حیرت کی بات ہے۔ کہ مسٹر کے۔ ایم منشی کو جن کی حیثیت ایک ٹریڈ ایجنٹ سے قطعی زیادہ نہیں۔ خواہ مخواہ ریاست کے سیاسی معاملات میں دخل اندازی کی اجازت دی جا رہی ہے۔ حالانکہ وہ حیدر آباد کی سرحدات پر حملہ کرنے والوں اور تباہی مچانے والوں کے مونس و غمخوار ہیں۔ انڈین یونین پاکستان کے ساتھ کئے ہوئے معاہدات کو توڑ کر اسی طرح اپنے وقار کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔ کہ جس طرح اس نے کشمیر پر حملہ کر کے اپنے آپ کو دنیا میں بدنام کر لیا ہے۔ لیکن میں اسے متنبہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ حیدر آباد پر حملہ کرنے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ لے۔ کیونکہ حیدر آباد منہ کا نوالہ نہیں جو آسانی سے حلق سے اتر جائے۔

سرحدی حملوں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ یہ اسٹیٹ کانگرس کی شرارت ہے۔ وہ کمیونسٹوں کو شہ دے کر یہ سب کچھ کروا رہی ہے۔ جو مسلمانوں کا بھیس بدل کر اور نعرہ اللہ اکبر کے نعرے لگا لگا کر سرحدوں پر حملے کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میرے پاس اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کافی ثبوت موجود ہیں نیز میں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ کوئی شخص بھی ہرگز یہ ثابت نہیں کر سکتا۔ کہ مجلس اتحاد المسلمین نے قطعی ان کارروائیوں میں حصہ لیا ہو:۔ (ا۔ پی۔ آئی)

دہلی میں تحقیقات اور تلاشیوں کیلئے پولیس مقرر کر دی گئی

دہلی ۲ فروری:۔ سٹیٹسمین کے سٹاف رپورٹر کی اطلاع ہے۔ کہ جمعہ کے دن گاندھی جی کے قتل کے ضمن میں ۲۰۰ سے زیادہ باوردی اور بے وردی پولیس کے سپاہیوں کو دہلی میں تحقیقات کرنے اور تلاشیاں لینے پر لگایا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ گاندھی جی کے قتل سے قتل و غارت کا پروگرام ختم نہیں ہوا۔ اس لئے جن اشخاص پر شبہ ہے بمبئی پونا اور دوسرے شہروں میں ان کی تلاشیاں لی جا رہی ہیں۔ تحقیقات کرنے والوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ ناتھو رام کے متعلق جسکو گاندھی جی کے قتل میں گرفتار کیا گیا۔ کوئی معلومات ظاہر نہ ہونے دیں۔ حفظ ماتقدم کے طور پر کابینہ کے ممبروں کی حفاظت کے لئے مسلح سی۔ آئی۔ ڈی کا پہرا لگا دیا گیا ہے کیونکہ ان کی ذات پر بھی حملے کا خطرہ ہے۔ ناتھو رام جو پارلیمنٹ سٹریٹ پولیس تھانہ کی حوالات میں رکھا گیا۔ خود مضبوط گارڈ کی نظروں سے بھی اوجھل ہے۔ حوالات کے پھاٹک پر کمبل کا پردہ کر دیا گیا ہے۔ اس نے جمعہ کی رات ایک طویل بیان پولیس کو لکھوایا ہے۔

گاندھی جی کی وفات پر جماعت احمدیہ قادیان کا تار

قادیان ۲ فروری: جماعت احمدیہ قادیان کے ممبران نے گاندھی جی کی اچانک وفات حسب ذیل تار ارسال کیا ہے گاندھی جی کی اچانک وفات ہم سب کے لئے صدمہ عظیم کا باعث ہو گئی ہے۔ گاندھی جی ملک ہندوستان کے عظیم ترین لیڈر تھے آپ کی ذات محبت امن اور فرقہ وارانہ اتحاد کا مجسمہ تھی۔ آپ کی وفات ہم سب کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

سرحد پر حملے

لاہور ۲ فروری:۔ پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ ڈنڈوت کے قریب ایک ہندوستانی ہوائی جہاز نے بمباری کی جو شکر گڑھ پر آمدہ جہازوں کے ساتھ پرواز کرتا ہوا دیکھا گیا تھا۔ کوئی نقصان نہیں ہوا۔

مغربی پنجاب کے لئے چاول

کراچی ۲ فروری:۔ حکومت پاکستان نے مغربی پنجاب کو دس ہزار ٹن چاول مہیا کرنے کا انتظام کیا ہے۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے صوبہ کی غذائی حالت بہت اچھی تھی۔ اور خیال تھا۔ کہ تیس ہزار ٹن چاول دوسرے صوبوں کو بھیجے جا سکیں گے۔ مگر اب شدید قلت محسوس ہو رہی ہے۔ اور وہ دوسرے صوبوں کی امداد کا محتاج ہے۔

بمبئی میں لوٹ مار

بمبئی ۲ فروری:۔ گرانٹ روڈ پر بعض دوکانیں لوٹ لی گئیں۔ اور ان کا سامان جلا دیا گیا۔ یہ کارروائی اس گروہ نے کی جو آج صبح بازاروں میں بازار میں پھر کر دوکانیں بند کرا رہا تھا۔ اور پھر اسی علاقہ میں ایک مکان جس میں ہندوستانی رہتے تھے پتھراؤ کیا گیا پولیس نے موقعہ پر پہنچ کر بدامنی کو فرو کر دیا (د۔ پ)

حیدر آباد کے حالات میں کشمیر سے زیادہ پیچیدگی پیدا ہونے کا امکان

حیدر آباد دکن ۲ فروری:۔ ریاست حیدر آباد دکن کی جمعیت ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر بی شام سندر نے پریس کو ایک بیان دیتے ہوئے کہا کہ مسٹر کے۔ ایم۔ منشی یہاں کی مقامی سیاست میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے اس رویہ پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے آپ نے کہا وقت آ گیا ہے کہ حکومت حیدر آباد کو مسٹر منشی کے ناقابل برداشت رویہ کے پھیلانے کے خلاف سخت احتجاج کرنا چاہیئے۔ نیز نئی دہلی گئے ہوئے ریاستی وفد کو بھی چاہیئے کہ وہ مسٹر منشی کی خلاف قانون حرکات کو ہرگز نظر انداز نہ کرے۔ اور انڈین یونین کو توجہ دلائے کہ اگر موجودہ صورت حال مزید جاری رہی تو پھر یہاں کے معاملات کشمیر کے معاملے سے بھی زیادہ پیچیدہ ہو جائیں گے۔ (ا۔ پی۔ آئی)

لیک سیکسیس میں ہندوستانی وفد سخت پریشان ہے

لاہور ۲ فروری: کشمیر پبلسٹی بیورو لاہور کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے۔ کہ لیک سیکسیس میں سردار محمد ابراہیم خان صدر آزاد کشمیر حکومت کی موجودگی ہندوستانی وفد کے لئے سخت سر دردی کا موجب بنی ہوئی ہے کیونکہ جموں اور کشمیر میں ہندوستانی اور ڈوگرہ فوج نے جو مظالم بے بس مسلمانوں پر ڈھائے ہیں۔ وہ ان کی تصاویر لوگوں کو دکھاتے پھرتے ہیں۔ اس کے علاوہ وقتاً فوقتاً پمفلٹ اور دستی اشتہارات بھی نہایت کثرت سے شائع کر رہے ہیں اور عوام میں تقسیم کر رہے ہیں نیو یارک سے تازہ ترین اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ امریکہ کے پریس کی ہمدردی یقینی طور پر آزاد فوج کی تحریک کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ اور وہ اس میں بہت دلچسپی لے رہے ہیں۔ نیز ہندوستانی وفد چالاکی سے شیخ عبد اللہ کو پاکستانی وفد کے مقابلہ میں پیش کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن سردار محمد ابراہیم نے اس سکیم کو بھی فیل کر دیا ہے۔ (داور سینٹ)

صدارت سے مستعفی ہو جاؤ

رچن پالی ۲ فروری:۔ ایک بہت بڑے گروہ نے مسٹر سری نواس آئنگر جو مقامی ڈسٹرکٹ بیورو سیلوک سنگھ کے صدر ہیں کہا اور انہیں صدارت سے مستعفی ہو جانے پر مجبور کیا۔ مظاہرین کی تعداد بڑھتی گئی۔ ان کو منتشر کرنے کے لئے پولیس کو استعمال کرنا پڑا۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔ (مینیجر)